سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

شیشانک سی فوڈز پرائیویٹ لمیٹڈ کرناٹک وغیرہ۔

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

19 نومبر، 1996

[ایس۔ پی۔ بھروچا اور کے۔ ایس۔ پارپورن، جسٹسز]

محصولات ایکٹ، 1962:

دفعہ 111 (او)۔ استثنیٰ نوٹیفکیشن نمبر 116 مورخہ 30.4.1988۔ شرائط کی خلاف ورزی۔ محصولات حکام کو تحقیقات کا اختیار۔ اس بنیاد پر خارج کرنے کی کوشش کی گئی کہ استثنیٰ نوٹیفکیشن کی شرائط کو لائسنس کا حصہ بنایا گیا تھا اور اس طرح، لائسنسنگ اتھارٹی کو ہی مبینہ خلاف ورزی کی تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ منعقدہ، صرف اس لیے کہ لائسنسنگ اتھارٹی کو تحقیقات کا اختیار حاصل ہے، محصولات حکام کو ایسا کرنے سے نہیں روکا جاتا۔ خلاف ورزی صرف لائسنس کی شرائط کی ہی نہیں ہے، بلکہ استثنیٰ کے نوٹیفکیشن کی بھی ہے اور اس لیے دفعہ 111 (او) کی دفعات محصولات حکام کو تحقیقات کرنے کے قابل بناتی ہیں۔

درخواست گزار محصولات ایکٹ 1962 کی دفعہ 25 (1) کے تحت جاری استثنیٰ نوٹیفکیشن نمبر 116 تاریخ 30.4.1988 کا فائدہ اٹھا رہا تھا۔ نوٹیفکیشن کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ اس کے تحت درآمد کیے جانے والے مواد کو کسی اور طریقے سے فروخت، قرض، ٹرانسفر یا ٹھکانے نہیں لگایا جائے گا۔ نوٹیفکیشن کی شرائط کی خلاف ورزی کے کیسز کا علم ہونے پر محصولات حکام نے محصولات ایکٹ 962 کی دفعہ ایل ایل (او) کے تحت تحقیقات کا آغاز کیا۔

عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی جس میں محصولات حکام کو درخواست گزاروں کے احاطے میں تلاشی اور ضبطی کی کارروائیوں سے روکنے کے لئے ایک رٹ دائر کی گئی تھی کیونکہ خام مال ایڈوانس لائسنس کے تحت درآمد کیا گیا تھا جس میں مذکورہ استثنیٰ نوٹیفکیشن کی شرائط شامل تھیں، لہٰذا، صرف لائسنسنگ اتھارٹی کو مبینہ خلاف ورزیوں کی تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ عدالت عالیہ نے رٹ درخواستوں کو خارج کر دیا۔ ناراض ہو کر اپیل کنندہ نے اس عدالت کے سامنے موجودہ اپیل دائر کی۔

درخواست گزار کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا تھا کہ امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ پالیسی 91-1989 کے پیراگراف 231 اور ہینڈ بک آف پروسیجر کے پیراگراف 374 کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ہند کی وزارت تجارت کی جانب سے اپریل 1988 سے مارچ 1991 تک جاری کیا گیا تھا۔ ریلائنس کو سینٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز کی جانب سے 43 مئی 1969 کو جاری ایک مراسلے پر بھی رکھا گیا تھا جس کے سلسلے میں وزارت قانون نے مشورہ دیا تھا کہ محصولات ایکٹ کی دفعہ 111(او) کے تحت سامان کے استعمال سے متعلق لائسنس کی شرائط کے تحت کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقدہ 1.1. : برآمدات اور درآمدات پالیسی 91-1988 کی دفعات یا وزارت تجارت، حکومت ہند کی جانب سے جاری کردہ ہینڈ بک طریقہ کار میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے دور دور تک یہ پتہ چلتا ہو کہ محصولات ایکٹ، 1962 کی دفعہ 111 (او) کے تحت محصولات حکام کے اختیارات چھین لیے گئے تھے یا ان میں کمی کی گئی تھی یا استثنیٰ نوٹیفکیشن کی شرائط کی مبینہ خلاف ورزی کی تحقیقات کی گئی تھی۔ ایڈوانس لائسنس میں شامل، لائسنسنگ اتھارٹی کے ذریعہ چلایا جا سکتا ہے، یہ کہ لائسنسنگ اتھارٹی کو مستثنیٰ مواد کی مبینہ گھریلو فروخت کے معاملات کی تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل ہے، محصولات حکام کو ایسا کرنے سے نہیں روکتا۔ [806 ایف جی]

1.2۔ یہ سچ ہے کہ سینٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز کی جانب سے 13.5.1969 کو جاری

کردہ مراسلہ لائسنس کی شرط کی خلاف ورزی کا حوالہ دیتا ہے، اور یہ کہ 30.4.1988 کو استثنیٰ نوٹیفکیشن نمبر 116 کی شرائط کو اپیل کنندہ کے لائسنس کا حصہ بنایا گیا تھا اور اس لحاظ سے استثنیٰ نوٹیفکیشن کی شرائط کی خلاف ورزی بھی لائسنس کی شرط کی خلاف ورزی ہے۔ لائسنسنگ اتھارٹی کو تحقیقات کا حق دینا۔لیکن خلاف ورزی صرف لائسنس کی شرائط کی نہیں ہے۔یہ استثنیٰ نوٹیفکیشن کی اس شرط کی بھی خلاف ورزی ہے جس پر اپیل کنندگان نے محصولاتڈ یوٹی کی ادائیگی سے استثنیٰ حاصل کیا تھا اور اس لیے سیکشن ایل ایل (او) کی دفعات محصولات حکام کو تحقیقات کا اہل بناتی ہیں۔(806ھ، 807اے بی)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی مرافعہ نمبر 1152 آف 1992 وغیرہ۔

1991 کے ڈبلیو۔اے۔نمبر 1312 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 21.6.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

آر تیاگ راجن، جوزف ویلا پلی، آر موہن، وی بالا چندرن، آر پی وادھوانی، بینا گپتا، جی پرکاش، وی کے ورما، پی پرمیشورن اور سی وی ایس راؤ پیش ہوئے۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

جسٹس، بھروچ اے، جے۔کرناٹک عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے میسرز کامتھ پیکیجنگ لمیٹڈ (سول اپیل نمبر 1153/92) کے معاملے میں اہم فیصلہ سنایا۔دیگر معاملات میں عدالت عالیہ نے مذکورہ فیصلے کی پیروی کی۔

میسرز کامتھ پیکیجنگ لمیٹڈ کی جانب سے ایک رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی۔عدالت عالیہ کے سامنے پابندی کی رٹ کی درخواست کی گئی تھی جس میں محصولات حکام کو ان کے احاطے میں تلاشی اور ضبطی کی کارروائیوں سے روکنے کی درخواست کی گئی تھی۔رٹ پٹیشن کو ایک فاضل واحد جج نے مسترد کر دیا تھا اور اس سے ڈویژن بنچ نے اپیل دائر کی تھی، رٹ پٹیشن اس بنیاد پر دائر کی گئی تھی کہ محصولات حکام کے پاس کوئی حق یا اختیار نہیں ہے اور نہ ہی محصولات ایکٹ، 1962، انہیں ڈیوٹی استثنیٰ اسکیم کے تحت دیے گئے ایڈوانس لائسنس کے تحت درخواست

گزاروں کی جانب سے درآمد کردہ خام مال کے استعمال سے متعلق سوالات میں جانے کا اختیار دیتا ہے۔ محصولات حکام کا معاملہ یہ تھا کہ درخواست گزاروں نے 30 اپریل 1988 (نمبر 116/1988) کے استثنیٰ نوٹیفکیشن کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر خام مال درآمد کیا تھا۔ درخواست گزاروں نے ان کی شرائط وضوابط کی خلاف ورزی کی تھی۔ لہٰذا اس سلسلے میں تلاشی اور ضبطی کی کارروائیاں ان کے اختیار میں تھیں۔

مذکورہ استثنیٰ نوٹیفکیشن محصولات ایکٹ کی دفعہ 25(1) کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جاری کیا گیا تھا اور اس کی ایک شرط یہ تھی کہ اس کے تحت مستثنیٰ مواد کو "کسی اور طریقے سے فروخت، قرض، منتقل یا ٹھکانے نہیں لگایا جائے گا"۔

درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ کسٹم حکام کی جانب سے تحقیقات درخواست گزاروں کے ایڈوانس لائسنس کی شرائط کی مبینہ خلاف ورزیوں کے سلسلے میں کی گئی ہیں جس میں مذکورہ استثنیٰ نوٹیفکیشن کی شرائط شامل ہیں۔ مبینہ خلاف ورزیوں کی تحقیقات کا اختیار صرف لائسنسنگ اتھارٹی کے پاس تھا۔ ڈیوٹی استثنیٰ اسکیم جس کے تحت لائسنس جاری کیے گئے تھے وہ اپنے آپ میں ایک کوڈ تھا اور اس میں محصولات حکام کی جانب سے کی جانے والی کسی بھی تحقیقات کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ درخواست گزاروں کی جانب سے لائسنس کے مطابق جو بانڈ جمع کرایا گیا تھا اس میں لائسنسنگ اتھارٹی کی جانب سے کارروائی کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

ہماری توجہ درخواست گزار کے فاضل وکیل نے درآمدات اور برآمدات پالیسی 91-1988 میں ان کے بیان کردہ دلائل کی حمایت میں مبذول کرائی، جس میں باب XIX ڈیوٹی استثنیٰ اسکیم سے متعلق تھا، پیراگراف 231 میں کہا گیا تھا کہ لائسنس ہولڈر کو درآمد کی پہلی کھیپ کی کلیئرنس سے پہلے بینک گارنٹی یا قانونی حلف نامے کی مطلوبہ قیمت کے ساتھ بانڈ پر عمل درآمد کرنا چاہیے۔ جیسا بھی معاملہ ہو، متعلقہ لائسنسنگ اتھارٹی کے ساتھ مقررہ فارم میں. پیراگراف 243 اس طرح پڑھیں:

اگر کوئی لائسنس ہولڈر مقررہ وقت کے اندر مقررہ برآمدی ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو لائسنسنگ اتھارٹی ہینڈ بک آف پروسیجرز 91-1988 کے باب XIX میں بیان کردہ خطوط پر لائسنس ہولڈر

کے خلاف کارروائی کرے گی۔ تاہم یہ کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعہ 142 کے تحت محصولات حکام کی جانب سے محصولات ڈیوٹی یا دیگر فرائض اور سود کی وصولی کے لیے شروع کی گئی کسی بھی کارروائی کے خلاف تعصب کے بغیر ہوگا۔

ماہر وکیل نے اپریل 1988 - مارچ 1991 تک ہینڈ بک آف پروسیجرز کی طرف توجہ مبذول کرائی، جو وزارت تجارت، حکومت ہند کی طرف سے جاری کی گئی تھی، باب XIX جس میں ڈیوٹی استثنیٰ اسکیم سے بھی نمٹا گیا تھا۔ پیراگراف 374 میں لائسنس ہولڈر کی جانب سے مقررہ برآمدی ذمہ داری کو مکمل یا جزوی طور پر ادا کرنے میں ناکامی کے نتائج سے نمٹا گیا ہے۔ اگر ایسا ایسے حالات میں ہوا کہ ”لائسنسنگ اتھارٹی مطمئن ہے کہ مستثنیٰ مواد کو فروخت نہیں کیا گیا ہے یا گھریلو پیداوار کے لئے غلط استعمال نہیں کیا گیا ہے“ تو کارروائی کی جا سکتی تھی۔ فاضل وکیل کے دلائل، امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ پالیسی اور ہینڈ بک آف پروسیجرز کی ان شقوں سے پتہ چلتا ہے کہ صرف لائسنسنگ اتھارٹی ہی استثنیٰ کے مواد کی گھریلو فروخت کے مبینہ معاملوں کی تحقیقات کر سکتی ہے اور ایسا کرنے کے لیے محصولاتی حکام کے دائرہ اختیار کو ختم کر دیا گیا ہے۔

فاضل وکیل نے سینٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز کی جانب سے 13 مئی 1969 کو سینٹرل ایکسائز کے تمام کلکٹرز کو جاری کیے گئے ایک مراسلے پر بھروسہ کیا کہ آیا امپورٹ لائسنس کی درآمد کے بعد کی شرط کی خلاف ورزی کی صورت میں محصولاتز ایکٹ کی دفعہ 11 ایل (او) کے تحت درآمد شدہ سامان ضبط کرنا محصولاتی حکام کے لیے کھلا ہے یا نہیں۔ مذکورہ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 11 ایل (او) کو راغب کرنے سے پہلے ”پابندی سے ایک شرط کے ساتھ استثنیٰ ہونا ضروری ہے۔ جہاں ایک جائز لائسنس جاری کیا گیا ہے، یہ پابندی سے استثنیٰ کا معاملہ نہیں ہے۔ لہٰذا، اگر کسی لائسنس کی پوسٹ امپورٹ کی شرط کی خلاف ورزی کی جاتی ہے، تو یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ استثنیٰ کی کسی بھی شرط کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر وزارت قانون نے مشورہ دیا ہے کہ محصولات چارج سے کلیئر ہونے کے بعد سامان کے استعمال سے متعلق لائسنس کی شرائط کے سلسلے میں دفعہ 1 ایم (او) کے تحت کارروائی کرنا ممکن نہیں ہے۔

دفعہ 111 ایل (او) مدعا علیہ کے کیس کا شیٹ اینکر ہے۔ اس میں لکھا ہے:

111۔ غیر مناسب طریقے سے درآمد شدہ سامان وغیرہ کی ضبطی : ہندوستان سے باہر کسی جگہ سے لائے گئے مندرجہ ذیل سامان ضبط کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

(ب) اس ایکٹ یا کسی دوسرے قانون کے تحت اس کی درآمد کے سلسلے میں کسی شرط کے تحت ڈیوٹی یا کسی پابندی سے مستثنیٰ کوئی سامان، جس کے سلسلے میں یہ شرط اس وقت تک نہیں رکھی جاتی جب تک کہ مناسب افسر کی طرف سے شرط پر عمل نہ کرنے کی منظوری نہ دی جائے۔

دفعہ 111 ایل (او) میں کہا گیا ہے کہ جب سامان کو کسی شرط کے ساتھ محصولات ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے اور شرط پر عمل نہیں کیا جاتا ہے تو سامان ضبطی کا ذمہ دار ہے۔ مدعا علیہان کا معاملہ یہ ہے کہ درخواست گزاروں کے ذریعہ درآمد کردہ سامان، جنہوں نے مذکورہ استثنیٰ کا فائدہ اس شرط کے ساتھ اٹھایا تھا کہ انہیں کسی اور طریقے سے فروخت، قرض، منتقل یا ٹھکانے نہیں لگایا جائے گا، اپیل کنندگان نے نمٹا دیا تھا۔ لہٰذا محصولات حکام کو واضح طور پر سیکشن ایل ایل (او) کی دفعات کے تحت کارروائی کرنے کا اختیار حاصل تھا۔

ہمیں درآمدات اور برآمدات پالیسی یا حکومت ہند کی وزارت تجارت کی جانب سے جاری کردہ ہینڈ بک طریقہ کار کی دفعات میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی جس سے دور دور تک یہ پتہ چلتا ہو کہ محصولات حکام کے مذکورہ اختیارات چھین لیے گئے تھے یا ان میں کمی کی گئی تھی یا اس طرح کی مبینہ خلاف ورزی کی تحقیقات صرف لائسنسنگ اتھارٹی کے ذریعے کی جا سکتی تھی۔ یہ کہ لائسنسنگ اتھارٹی کو اس طرح کی تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل ہے، محصولات حکام کو ایسا کرنے سے نہیں روکتا ہے۔

سینٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز کے 13 مئی 1969 کے مراسلے میں لائسنس کی شرط کی خلاف ورزی کا حوالہ دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کے سلسلے میں دفعہ 111 (او) کے تحت کارروائی کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ مذکورہ بالا کی شرائط استثناء نوٹیفکیشن کو اپیل کنندہ کے لائسنس کا حصہ بنایا گیا تھا اور اس لحاظ

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:34
I am the author of this document